بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

قادیان

پنجشنبہ

۱۳ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش	۷ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۱۳ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۳۵

Gurdaspur.

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شب کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ حضور کو درد میں آج نسبتاً کمی ہے۔ بخار بھی کم ہے اس وقت درجہ حرارت ۹۸.۶ ہے۔ عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی کے رخصتانہ کی خوشی میں ۱۳ دسمبر کو مقامی درسگاہوں اور دفاتر میں تعطیل کی گئی۔

— مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ بمبئی سے تشریف لائے۔

— سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے لجنہ اماء اللہ دارالرحمت حلقہ ۲ نے دو بکرے صدقہ دیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صرف تین روز خدا کے لئے وقف کئے جائیں

(از ایڈیٹر)

ہر عقلمند اور واقف انسان بلا تامل تسلیم کریگا۔ کہ زمانہ حاضرہ اپنے [illegible] اور واقعات کے [illegible] سے اس قسم کا ہے۔ کہ اس سے زیادہ خطرناک زمانہ اور اس سے بڑھ کر ہیبت ناک گھڑی دنیا کے بسنے والوں پر شائد ہی اس سے پہلے کبھی آئی ہو۔ اس قدر ہلاکت آفرین اور تباہی خیز نظارے چشم عالم نے بہت ہی کم دیکھے ہونگے۔ لیکن یہ امر بہت حیران کن ہے۔ کہ اس قدر تازیانے اور مصائب پڑنے کے باوجود اہل دنیا ہوش میں آنے کا نام نہیں لیتے۔ اور اس امر پر کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ وہ رحیم و کریم ہستی جس نے انسان کو پیدا کر کے اسے اشرف المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا۔ کیا بلا وجہ اور بلا سبب اس پر مصائب اور آلام کے پہاڑ گرا رہی۔ اور اسے تباہی و ہلاکت کے گھاٹ اتار رہی ہے۔ اور اس حالت کی ذمہ داری کس حد تک خود انسان کے اعمال اور افعال رفتار اور گفتار پر منحصر ہے۔

وہ دن اب بالکل قریب آ رہے ہیں۔ جو عہد انگریزی میں ہندوستانیوں کے لئے فرصت اور فراغت اور سرکاری ملازمتوں سے رخصت کے دن سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں قریباً قریباً تمام سرکاری صیغہ جات اور ان کے متعلقہ ادارات چند یوم کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ کچھ یوم اپنے حسب منشاء گزار کر نئے سال کے لئے پوری سرگرمی سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں ہر ایک ہوشمند انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی عمر عزیز کا کوئی ایک لمحہ بھی رائیگاں نہیں جانے دیگا۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے مدعیان تہذیب و تمدن اور صاحبان علم و بصیرت ان ایام کو بالکل ضائع کر دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ ختم ہونے والے سال پر غور کرتے اور سوچتے۔ ان کی ذات کے لئے ان کی قوم کے لئے ان کے مذہب اور دین کے لئے اور پھر ساری دنیا کے لئے مختلف نقطہ ہائے نظر سے یہ سال کیسے گزرا۔ کیا گزرنے والا سال دنیا کے لئے مفید رہا ہے یا نقصان دہ۔ اس سال کے نیک اثرات سے بہرہ اندوز ہونے یا بُرے اثرات سے محفوظ رہنے کے ذرائع پر غور کرتے۔ اور پھر نئے سال کے لئے اپنے لئے ایک ایسا پروگرام اور ایک ایسا نصب العین تجویز کرتے۔ جو ان کی ذات کے لئے فائدہ مند ہوتا۔ ان کی قومی ترقی کا موجب ہوتا دنیا کے ارتقاء اور اس کی نجات کا باعث ہوتا۔ پھر خدا تعالےٰ کیطرف سے پے بہ پے جو عذاب دنیا پر نازل ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہو سکتا۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت بڑے عالم بہت بڑے حقیقت شناس اور طریقت آگاہ سمجھتے ہیں۔ کبھی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ ایام فراغت کی گھڑیوں سے بجائے کوئی فائدہ اٹھانے کے انہیں نہائت ہی لاپرواہی سے ضائع کر دیتے ہیں۔ کئی تو یہ ایام گھوڑ دوڑوں اور ریسوں میں شامل ہو کر جوا بازی میں گزار دینگے۔ کئی بغرض در کثیر ان مقامات پر پہنچنے کی کوشش کرینگے جہاں کرسمس کے میلے نہائت تزک و احتشام سے منائے جاتے ہیں۔ اور جو بہت سوچ سے کام لیں گے۔ وہ سیاسی مجالس اور مکاتب کے اندر بدامنی اور بے چینی پیدا کرنے والی سوسائٹیوں کی رونق بڑھانے کے لئے اٹھ دوڑینگے۔ لیکن آہ اس امر کو کوئی مدنظر نہیں رکھیگا۔ کہ اس مقام پر بھی ایک آدھ دن گزارے جہاں یہ سوچا جاتا ہے کہ دنیا کیوں روز بروز تباہی کیطرف جا رہی ہے۔ مسلمان کیوں ہر جگہ ذلت اور ادبار کے عمیق ترین غاروں میں گرتے جا رہے ہیں۔ گلشن اسلام کیوں دشمنوں کے ہاتھوں پامال ہو رہا ہے۔ اسے محفوظ رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ مسلمان کیونکر سربلند اور سرفراز ہو سکتے ہیں اور دنیا کے سر سے یہ مصائب و آلام کے کوہ گراں کس طرح دور کئے جا سکتے ہیں۔

اس موقعہ پر جبکہ تمام دنیا رنگ رلیاں منانے اور بخیال خویش بہتر سے بہتر طریق پر سیر و تفریح سے لطف اندوز ہونے میں مشغول ہوگی۔ کچھ غریب اور کمزور لوگ ہاں وہ لوگ جو دنیاوی وجاہت اور جاہ و حشم سے محروم ہیں۔ وہ لوگ جنہیں اسلام کے اجارہ دار ہونے کے مدعی کافر و بے دین پکارتے ہیں۔ جنہیں مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھوں طرح طرح کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اپنے بوڑھوں اور معذوروں اپنی مستورات اور اپنے بچوں کو یا تو ساتھ لے کر یا انہیں حوالۂ خدا کر کے اور وہ سرمایہ خرچ کر کے جو انہوں نے نہائت تنگی سے اسی دن کے لئے جمع کیا ہوگا دیوانہ وار ایک ایسے مقام کی طرف آئیں گے۔ جہاں دنیوی لحاظ سے نہ کوئی رونق ہے۔ نہ سامان تفریح نہ کوئی تھیٹر ہے نہ سینما نہ کانگریس ہے نہ لیگ غرضیکہ جہاں ایک دنیادار کے لئے دلچسپی یا دلبستگی کا کوئی بھی سامان نہیں۔ اور وہ ایسے دور افتادہ مقام پر جمع ہونگے۔ خوشی خوشی صعوبات سفر برداشت کرینگے۔ موسم کی تکالیف اٹھائینگے۔ اپنے کھانے پینے۔ سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کو بالکل بھول جائیں گے۔ نہ انہیں سردی کا خوف ہوگا۔ نہ بیماری کا ڈر۔ وہ ایک ہی خیال میں مست اور مستغرق نظر آئیں گے۔ کہ دنیا کی نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ مسلمان ہاں وہ مسلمان جو ان کی مخالفت کرنے میں اپنے تمام ذرائع خرچ کر رہے ہیں دنیا میں کس طرح مظفر و منصور اور کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ اسلام کا پرچم کرۂ عالم پر لہرا سکتا ہے۔ اور کس طرح تمام دنیا رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیض سے مستفیض ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ جمع ہوں گے اسلام کی اشاعت اور اس کے تحفظ کے لئے اپنی گزشتہ سال کی دینی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں گے۔ کہ تمام [illegible]

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی طرف سے مخلصانہ تہنیت

قادیان ۱۲ ماہ فتح - جناب نواب زادہ خان محمد عبد اللہ خان صاحب کی طرف سے بیگم ماہ فتح کے الفضل میں جو درخواست دعا شائع ہوئی تھی - اس میں یہ بھی ذکر تھا - کہ ماہ فتح کو نواب زادہ عباس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ ہونی قرار پائی ہے - لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے اس تاریخ کو ۱۲ ماہ فتح پر ملتوی کر دیا گیا - مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج بھی ناساز تھی - اس لئے حضور رخصتانہ کے موقع پر تشریف نہ لا سکے۔

آج بعد نماز عصر یہ مبارک تقریب عمل میں آئی - برات نواب زادہ محمد عبد [illegible] اسلامی سادگی اور وقار کے ساتھ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر آئی [illegible] جنہیں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی کوٹھی پر مدعو فرمایا ہوا تھا - استقبال [illegible] مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ خصوصاً اور بعض دوسرے احباب بھی [illegible] خان محمد عبد الرحمٰن خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صاحبزادگان مختلف مقامات سے تشریف لا کر شریک ہوئے - حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی کوٹھی کے صحن میں سب اصحاب کو نہایت سلیقہ کے ساتھ دعوت ناشتہ دی - جس کے بعد قائم مقام نے اس تقریب کے مبارک ہونے کیلئے دعا کی -

ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس مبارک تقریب پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں - احباب جماعت دعا فرمائیں - کہ دونوں مبارک خاندانوں کے اس نئے تعلق کو خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کیلئے بہت بڑی برکات کا موجب بنا دے +

دفتر دوم کے مجاہدوں کیلئے ایک رعایت اور سہولت کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارھویں سال کے لئے جو خطبہ پڑھا - (یہ خطبہ ابھی شائع نہیں ہوا) اس میں یہ ارشاد ہے کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنی گیارھویں سال کی رقم پر اضافہ کرکے بارھویں سال میں وعدے لکھوا ئے - کیونکہ سلسلہ کی ضرورت دن بدن زیادہ سے زیادہ تر ہوتی جا رہی ہے - خاکسار کی یادداشت اگر غلطی نہیں کرتی - تو حضور نے خطبہ میں یہ فقرہ بھی فرمایا تھا -

"میں جماعت کے مخلصین سے کہتا ہوں - کہ وہ اپنے اخلاص کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے بارھویں سال میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے لکھوائیں۔"

حضور کا یہ ارشاد اور وہ ارشاد جو حضور نے خاکسار کے ایک سوال پر رقم فرمایا تھا اور جو شائع ہو چکا ہے - پڑھ لینے کے بعد ہر مومن مخلص بارھویں سال کے لئے نہ صرف گیارھویں سال پر اضافہ ہی کریگا - بلکہ نمایاں اضافہ کرکے اپنے رب کی رضا حاصل کریگا -

(۲) وہ جو پہلے بے کار تھے - لیکن اب ملازم ہو چکے ہیں - یا انہوں نے کوئی کاروبار شروع کیا ہوا ہے - اور وہ اپنے لئے آمد پیدا کر رہے ہیں - انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دفتر دوم کے سال دوم میں حصہ لیں -

دفتر دوم کی نئی پانچ ہزاری فوج کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی آمد دینے کی شرط ارشاد فرمائی تھی - مگر اس خطبہ میں حضور نے ان کو یہ رعایت اور سہولت عطا فرما دی ہے - اگر کوئی شخص ایک ماہ کی اپنی پوری آمد نہ دے سکے - تو وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا کچھ حصہ دے دے - لیکن اگر کسی میں یہ بھی طاقت اور توفیق نہ ہو - تو وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ کم سے کم دے کر دفتر دوم کے سال دوم میں شمولیت کی سعادت حاصل کر سکتا ہے - اور اسے شامل ہونا چاہئے -

(۳) جماعتوں کے عہدہ داران کو فارم دفتر اول اور دفتر دوم کا انتظار نہ کرتے ہوئے

کیا گیا ہوں پر خدا کا شکر ادا کریں گے - اور نئے سال کے لئے نیا پروگرام تجویز کریں گے -

اگر کسی کے دل میں شک ہو - اور دنیا کی ظاہری حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا شک بعید بھی نہیں - کہ اس زمانہ میں بھی کوئی ایسی جماعت ہو سکتی ہے - جس نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر - تمام دنیاوی علائق منقطع کرکے اور تمام سفلی خیالات دل سے نکال کر اسلام کی سربلندی و سرفرازی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے - تو ہم اسے دعوت دیتے ہیں - کہ وہ اس سال کی رخصتوں کے تمام دن نہیں صرف تین روز خدا کے لئے وقف کر دے - جہاں اس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ دنیاوی لذات سے متمتع ہونے میں گزارا - وہاں اس سال زیادہ نہیں تو ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر ۱۹۴۵ء کے ایام قادیان میں گزارے - اور دیکھے - یہاں اس برگزیدہ خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے جو اس ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا - اور اس کی آبیاری سے نشوونما پا کر کس طرح بڑھتے مشام جان کو اپنی نگہت افروزی سے کس طرح معطر و معنبر کر رہے ہیں - اس روحانی گلشن میں بسنے والے طائران قدسی اپنی جاں فزا نغمہ سرائیوں سے مردہ دلوں میں نئی زندگی پیدا کرتے نظر آئینگے اور وہ اپنی آنکھوں سے ان جلوہ فرمائیوں کو دیکھ کر اور اپنے کانوں سے دلکش نغمہ سرائیوں کو سن کر نہایت آسانی سے حقیقت کی تہ تک پہنچ سکے گا - کوئی ہے جو اس کی تصدیق کرنا چاہے ؟

"میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا"

قیامت کے دن یہ فقرہ سنکر افسوس ہوگا - لیکن ان کو نہیں جو بروقت اس کا عملی جواب تیار کر رکھینگے - اور سفر آخرت سے پہلے اس کا تدارک کر لینگے - اس طور پر کہ اپنے محتاج اور بے کس بھائیوں کو نئے یا استعمال کپڑے پہنا کر سردی سے بچا لینگے - کیا آپ جلسہ سالانہ کے موقع پر فائدہ اٹھاتے ہوئے اس برکت کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرینگے؟ جبکہ ایک بھائی نے ریاست پٹیالہ سے پیشقدمی کرتے ہوئے کپڑوں کا ایک پارسل ڈاک کے ذریعہ بھجوایا ہے - فجزاہ اللہ احسن الجزاء - دفتر ہذا تقسیم پارچات کی خدمت ادا کرنے کے لئے آپ سے تعاون کریگا -

خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز پرائیویٹ سکرٹری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں اور صدقات

راولپنڈی

محمد یامین صاحب نعیم سکرٹری امور عامہ لکھتے ہیں - احباب جماعت راولپنڈی نے تقریباً ۳۵/ روپے چندہ اکٹھا کرکے ۹ دسمبر کو ۲۶ روپیہ کے دو بکرے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے صدقہ دیا - باقیماندہ رقم قادیان غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے ارسال کر دی گئی - ایک ہفتہ سے احباب جماعت مسجد احمدیہ میں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد اجتماعی طور پر حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کرتے ہیں -

ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودھا

بشیر الدین صاحب جنجوعہ لکھتے ہیں - جماعت احمدیہ نے سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر نفلی روزے رکھ کر دعا کی - کہ شافی مطلق شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرمائے - اور تا دیر حضور کا سایہ اور فیوض و برکات کا سلسلہ قائم رکھے - نیز ۸ دسمبر کو جمعہ کی نماز کے بعد ایک دیگ چاول پکا کر غرباء و مساکین میں بطور صدقہ تقسیم کئے گئے -

361

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ احمدیت

مقامی احباب کی رضاکارانہ تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج

تین ماہ میں اڑتیس ۳۸ احباب احمدیت میں داخل ہوئے

احمدی مجاہدین کی تعلیمی اور تربیتی مساعی

(۲)

تین مخلص احمدیوں کی وفات

جناب مولوی صاحب افسوس کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں سیرالیون کی جماعت کے تین مخلص ترین احمدی بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ پہلے مسٹر ابراہیم بشیر تقی صاحب جو قصبہ متو تو کا کے رئیس اور امیر جماعت تھے اور کابالا میں ڈسٹرکٹ آفس میں چیف کلرک تھے۔ یہ مرحوم بھائی سیرالیون کے تعلیم یافتہ احمدیوں میں سے سب سے زیادہ مخلص احمدی تھے اور سیاسی مالی اور قالی ہر لحاظ سے ہماری مدد کیا کرتے تھے۔ جس روز فوت ہوئے اس سے ایک ہفتہ بعد گورنمنٹ انہیں متو تو کا کا رئیس اعظم اور پیرامونٹ چیف بنانے والی تھی۔ مگر افسوس اللہ تعالےٰ کو منظور نہ تھا۔ جس روز بیمار ہوئے اس سے اگلے دن آدمی بھیجکر انہوں نے جناب مولوی محمد صدیق صاحب کو بلوایا۔ لیکن ان کے پہونچنے تک ان کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ اور باوجود ڈاکٹری امداد پہنچائی گئی۔ مگر صحت یاب نہ ہو سکے اور مولوی صاحب کے وہاں پہونچنے کے دوسرے دن وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں ان کی وفات سیرالیون مشن کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ ہمارے یہ بھائی تقریباً ہر امر میں احمدی مبلغوں کے right hand man تھے۔ بلکہ ان کے چیف بننے کے بعد جماعت کو ان سے بہت کچھ امیدیں تھیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور سیرالیون مشن کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اسی طرح دو اور مخلص بھائی مسٹر عثمان کمارا اور مسٹر عمران ٹیلر ماہ اکتوبر میں وفات پا گئے۔ یہ ہر دو بھائی بھی سیرالیون کے مخلص ترین اور السابقون الاولون احمدیوں میں سے تھے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ ان پر بھی اپنا فضل و رحم فرمائے۔ اور ان کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

گورنمنٹ کے افسروں سے ملاقات

ہمارے مبلغین نے عرصہ زیر رپورٹ میں جو گورنمنٹ ہسپتال کے دو سرکاری یورپین ڈاکٹروں اور ایک آکسفورڈ یونیورسٹی کے سند یافتہ مرسلہ ڈاکٹر آف فلاسفی کو دو تین دفعہ تحریراً اور بالمشافہ تبلیغ کی۔ نیز انہیں سلسلہ کی کتب برائے مطالعہ روانہ کیں۔ اس طرح فری ٹاؤن میں برٹش کونسل کی پبلک لائبریری کے یورپین لائبریرین سے تبلیغی خط و کتابت کی۔ اور اسلام کی تمام بڑی بڑی کتب لائبریری میں رکھنے کے لئے پیش کیں۔ جو انہوں نے بہت شکریہ سے قبول کیں۔ اس کے علاوہ نانوا اور باندو کے احمدیوں اور ان کے چیفوں کے درمیان مذہبی جھگڑوں کے ضمن میں چار دفعہ ڈسٹرکٹ کمشنر اور دو دفعہ پروونشل کمشنر صاحبان سے ملاقات کی۔

تعلیم و تربیت

گذشتہ چھ ماہ سے بو اور باڈوما ہول کی احمدیہ مساجد میں ہر نماز کے بعد نماز اور اس کا لوکل زبان میں ترجمہ ہر روز سکھایا جاتا رہا جس کے نتیجہ میں اکثر مرد و عورتوں کو اب نماز با ترجمہ یاد ہو گئی ہے۔ اور وہ نماز کے علاوہ دوسری سورتیں اور دعائیں سیکھنے میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً ہر روز مسجد میں حالات کے مطابق تربیتی طور پر وعظ بھی کیا جاتا رہا۔

خط و کتابت

خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً ہر روز جاری رہتا ہے۔ اور خطوط کے ذریعہ تبلیغ اور سوالات کا جواب دینے کے علاوہ کئی لوگوں کو مطالعہ کے لئے کتب بھی ارسال کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کے افسروں اور ایجوکیشن آفس فری ٹاؤن وغیرہ سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ تین ماہ میں کم و بیش ۱۵۶ آفیشل اور غیر آفیشل خطوط ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ لوکل اخبارات میں بعض تبلیغی مضامین بھی شائع کرائے گئے۔

سلسلہ کے اخبارات کی خریداری

مذکورۃ الصدر تبلیغی دوروں میں سلسلہ کا انگریزی لٹریچر فروخت اور مفت تقسیم کرنے کے علاوہ دی سن رائز لاہور۔ دی مسلم سن رائز امریکہ اور ریویو آف ریلیجنز انگریزی ہر سہ کے لئے تقریباً چھ چھ سات سات خریدار مہیا کئے گئے۔ اور اب بھی اس بارہ میں کوشش جاری رکھی جا رہی ہے۔ جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ہمارے ان اخبارات کے بعض خریدار پہلے ہمارے بہت مخالف تھے۔ اور پیغامی خیالات کے تھے۔ مگر اب گو وہ جماعت میں داخل نہیں۔ لیکن ہمارے بہت مداح ہیں۔ اور ہمیشہ ہمارے اخباروں کی پیغامیوں کے اخباروں کے مقابل پر تعریف کرتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ ان تبلیغی دوروں میں قرآن کریم کے سات زبانوں میں ترجمے کے لئے بھی پہلے ارسال کردہ تیس پونڈ کے علاوہ دس پاؤنڈ مزید چندہ جمع کیا۔ جو بذریعہ مکرم برادرم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

نئے ٹیچرز

تعلیم کے سلسلہ میں جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ احمدیہ سکولوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ تین ماہ کے دوران میں سخت ضرورت کے ماتحت تین نئے ٹیچر بو مگبورکا اور بیلا ہول کے سکولوں کے لئے رکھے گئے۔ جو تینوں عیسائی تھے۔ مگر اب ان میں سے ایک مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس نے بیعت کر لی ہے۔ الحمد للہ۔

فروخت کتب

اس عرصہ میں تقریباً ۳۰ پونڈ کی کتب مکرم محترم جناب حکیم فضل الرحمن صاحب سے تقریباً بیس پونڈ کی اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے پانچ پونڈ کی۔ اور مکرم جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مبلغ امریکہ سے تقریباً پندرہ پونڈ کی انگریزی کتب منگا کر تبلیغی مقاصد کے لئے فروخت کی گئیں۔ لوگ نہ صرف شوق سے خریدتے بلکہ انہیں پڑھتے بھی ہیں:

نو مبایعین

گذشتہ سہ ماہی رپورٹ کے بعد اب تک تقریباً ۳۸ نئے احباب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی استقامت ایمان کے لئے دعا کی جائے۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی آمد

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ جناب مولوی نذیر احمد علی صاحب کے ہندوستان واپس آنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال کے آخر میں مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مجاہد تحریک جدید کو سیرالیون روانہ فرمایا تھا۔ لیکن اب مشن کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مدنظر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک اور مجاہد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی کو بھی ارسال فرمایا۔ جناب مولوی محمد صدیق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

چوہدری صاحب مکرم بلاد عربیہ اور نائیجیریا وغیرہ سے ہوتے ہوئے ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بخیر و عافیت فری ٹاؤن پہنچ گئے الحمد للہ۔ یہاں ایک ہفتہ کے قریب ٹھہر کر انہوں نے احباب جماعت اور شہر کے چیدہ چیدہ لوگوں سے واقفیت حاصل کی۔ اور پھر ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو میرے پاس بو آ گئے۔ خاکسار نے جماعت کے بعض افراد کے ساتھ ان کا اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اور اس وقت سے اب تک وہ میرے ساتھ یہاں کے کام کے متعلق تجربہ حاصل کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا اس ملک میں آنا مبارک کرے۔ اور ان کو کام کرنے کی کماحقہ توفیق دے آمین نیز ہمارے سیاسی مشکلات کے دور ہونے کے لئے اور بعض منافقوں اور چیفوں کی طرف سے جو مصائب احمدیوں پر ڈالے جا رہے ہیں ان کے ازالہ کے لئے بھی بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے:

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے مقابلہ میں احراری تحریک کی ناکامی و نامرادی

مسلم انگریزی اخبار "ڈان" کا دلچسپ اقتباس

روزنامہ [illegible] دہلی احرار لیڈروں کے "کارناموں" کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

" They first came to the forefront in the Kashmir agitation. When that dispute was patched up, after a tremendou loss of Muslim life & property, the Ahrar leaders fell upon the Qadianis & their bread & butter was insured for another few years. When the tide of missionary zeal receded, they brought up the political stunt of Hukoomat- Ilahia so that their dwindling loaves may not dwindl any way. This gang of loop-hunt during all their history, have don more harm tha benefit to the Muslim nation."

(ڈان ۲ - دسمبر ۱۹۴۵ء)

ترجمہ:۔ "یہ لوگ پہلے پہل کشمیر ایجی ٹیشن میں آگے آئے جب یہ جھگڑا اختتام پذیر ہو گیا اور اس میں مسلمانوں کا بہت بڑا جانی و مالی نقصان ہو چکا۔ تب احرار لیڈروں نے جماعت قادیان پر دھاوا بول دیا۔ اور اس طرح مزید چند سال کے لئے اپنے حلوے مانڈے کا پختہ انتظام کر لیا۔ جب یہ تبلیغی جوش کی لہر بھی مدہم پڑ گئی تو انہوں نے ایک پولیٹیکل کرتب حکومت الٰہیہ کے نام سے ایجاد کر لیا تاکسی نہ کسی طرح اپنے روز بروز زوال پذیر ٹکڑوں کو کم ہونے سے بچائیں۔ اس مکڑ گدا لوگوں کے گروہ نے اپنی ساری تاریخ میں مسلم قوم کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور نفع بہت ہی کم"۔

اس اقتباس سے دو باتیں ظاہر ہیں (۱) احراری تحریک کوئی مذہبی تحریک نہیں ان کا مقصد محض روٹی کمانا ہے۔ جس طریق سے انہیں روٹی ملے وہ اسے حاصل کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ مذہب کا جامہ ان لوگوں نے محض عوام کو دھوکہ دینے کے لئے پہنا تھا ورنہ انہیں مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ یہ تحریک سراسر غیر اسلامی تحریک ہے اور احراری ہمیشہ مسلمانوں کے لئے غیر مفید وجود ثابت ہوتے ہیں۔ (۲) احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو علم مخالفت بلند کیا تھا۔ وہ ناکام و نامراد ہو کر سرنگوں ہو چکا ہے۔ ان کی یہ مخالفت مذہب اسلام کی خاطر نہ تھی بلکہ صرف پیٹ کا ایک دھندا تھا۔ احرار کی جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر مذہبی میدان میں شکست اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔ اور غیر احمدی مسلمانوں کے سب سے بڑے نمائندہ انگریزی اخبار کو بھی اس کا کھلم کھلا اعتراف ہے۔ کیا اب بھی کوئی منصف مزاج اس میں شک کر سکتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کا وہ ارشاد حرف بحرف پورا ہو گیا جو آپ نے اس وقت شائع فرمایا تھا۔ جب احراری تحریک پورے زوروں پر تھی اور بڑے بڑے لوگ اس تحریک کی دامے درمے قدمے سخنے غرض ہر طرح مدد کر رہے تھے۔ حضور نے اعلان فرمایا تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔ کیا اب بھی شک ہے کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی؟ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

حضرت بابا نانک رح کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

"شیر پنجاب" گورونانک خاص نمبر ۱۹۴۵ء میں سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر نے لکھا ہے حضرت میرزا صاحب ؑ نے باباگورونانک دیو کو پیغمبر۔ ملہم۔ خدا کا برگزیدہ نبی پیغمبر تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کسی کتاب اور کسی تحریر یا تقریر میں ایسا ہرگز نہیں لکھا نہ فرمایا۔ اور نہ ہی حضرت بابا نانک صاحب نے گرنتھ صاحب میں کہیں ایسا دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ نبی۔ رسول یا پیغمبر صاحب شریعت ہیں۔ حتیٰ کہ سکھ صاحبان بھی ایسا نہیں مانتے۔ یہ ساری غلط فہمی لفظ نبی اور پیغمبر کے۔ معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ نبی لفظ نبا سے مشتق ہے جس کے معنے خبر دینا۔ خدا سے خبریں حاصل کر کے لوگوں تک پہنچانا۔ بکثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اس کے لئے شرط ہے۔ مگر یہ شرط بابا نانک میں نہیں پائی جاتی۔

گرنتھ صاحب کے متعلق کسی کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ الہامی کتاب ہے۔ پھر باباصاحب صاحب کتاب کس طرح ہو گئے۔ باقی رہا اوتار ہونا سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ہندو مذہب کا آخری اوتار لکھا ہے"۔ نہ کہ مسلمانوں کا عبارت پر غور فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"یہ بے عیب سچ بات ہے کہ نانک کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی رحمت تھا اور چونکہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ اس نے نہایت کوشش کی تھی۔ کہ ان کے دلوں سے اس دشمنی کو دور کرے جو وہ اسلام کے بارے میں رکھتے تھے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ست بچن صفحہ ۲۹ پر فرماتے ہیں۔

"ہماری رائے بابا نانک کی نسبت یہ ہے کہ بلا شبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے جو بغیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو مل نہیں سکتی"۔

باباصاحب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مرشد مانتے ہیں۔ دیکھو سری راگ محلہ پہلا۔

پیر پیغمبر سالک صادق شہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں در درویش رشید
برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود

مطلب یہ کہ گروجی اپنی پوتر بانی میں فرماتے ہیں "جس قدر پیر۔ پیغمبر۔ سالک اور صادق۔ شہدا اور شہید اور شیخ۔ مشائخ قاضی ملا ہوتے ہیں وہ بے شک خدا کی درگاہ میں سے ہدایت یافتہ ہیں اور برکت ہے اس انسان پر جو درود شریف پڑھے"۔

باباصاحب کا چولہ اور قرآن شریف کا پاس رکھنا دو دفعہ مکہ شریف جانا۔ لوٹا اور مصلیٰ پاس رکھنا۔ نماز پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ مسلمان اولیاء کرام کے مزاروں۔ اجمیر پاکپٹن۔ پشاور پر جا کر چلہ کشی کرنا مسلمانوں کے گھر شادی کرنا۔ اور السلام علیکم کہنے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ باباصاحب حقیقی مسلمان تھے۔ اور زمرۂ اولیاء میں شامل۔ نہ نبی تھے نہ پیغمبر۔ یہ غلو ہے اخیر پر لکھا ہے۔ کہ

"مرزا صاحب کی روح پر خدا کی رحمت ہو کہ اس قدر مذہبی اختلافات کے باوجود آپ نے ایک سچائی۔ ایک حقیقت اور ایک سو فیصدی امر واقعہ کی سچی گواہی دی"۔

مگر وہ گواہی یہی ہے۔ کہ خدا نے آپ کو الہام کے ذریعہ سے بتلایا کہ بابا نانک صاحب سچے مسلمان تھے۔ اور عاشق رسول تھے۔ امید ہے۔ کہ ہمارے سکھ بھائی اس نئی سو فیصدی صحیح تحقیق پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے۔ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ اور افراط اور تفریط کی راہ سے علیحدہ ہو کر حضرت بابا نانک کا جو صحیح مسلک ہے۔ اس پر چلیں گے۔

محمد ابراہیم واقف زندگی قادیان

ترسیل زر اور انتظامی امور کے

متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ نہ کہ ایڈیٹر کو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور ــــــ تعلیم

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں امت محمدیہ کو خیر امت قرار دیا۔ اور فرمایا ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ تم بہترین امت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے ہو۔ تمہارا یہ کام ہے۔ کہ تم لوگوں کو اچھی باتیں کرنے کا حکم دیتے ہو۔ اور بری باتوں سے منع کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امت محمدیہ تمام امم سابقہ سے اعلیٰ اور افضل قرار دی گئی ہے۔ اور جو امت دوسری امتوں کے لئے بطور نمونہ ممتاز کی گئی ہو۔ اس میں لازمی طور پر ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر خوبیاں اور اعلیٰ اوصاف ہونے چاہئیں۔ دراصل امت محمدیہ کو خیر امت کہہ کر اسے معلمیت کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور وہ معلم جو اپنے شاگردوں کا علمی رنگ میں مقابلہ نہ کر سکتا ہو۔ طالب علموں کو کیا سبق پڑھا سکتا ہے۔ پس یہ ضروری بات ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے۔ کہ ہم اپنے تئیں علوم میں دیگر اقوام سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور علمی قابلیت میں سب سے بڑھ جائیں۔ حتیٰ کہ تمام کاروبار میں ہماری نمایاں حیثیت نظر آنے لگے۔ مسلمانوں کی ابتدائی حالت پر ذرا نظر کرو۔ عرب کے صحرا سے علم سے بالکل ناواقف لوگ اٹھے اور انہوں نے علم کو کمال تک پہنچا دیا۔ وہ بہت سے علوم کے موجد اور ان کے استاد بن گئے۔ اور تمام دنیا ان کا سکہ مان گئی۔ پس آج اگر ہم اپنے تئیں دیگر اقوام سے بالا اور ممتاز کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان سے آگے بڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ ہمارا دعویٰ ہے اور سچا دعویٰ ہے۔ کہ حقیقی اسلام صرف احمدیت ہی کا نام ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا اولین فرض ہے۔ کہ ہم ہر شعبہ علم کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنی انتہائی کوشش اس بارے میں صرف کر دیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اکتوبر جن احباب نے پڑھا یا سنا۔ ان پر یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے۔ کہ حضرت اقدس کی کس قدر خواہش ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تمام افراد تعلیم یافتہ ہوں۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ پہلے جو اپنے بچوں کو پرائمری تک تعلیم دلواتے ہیں وہ کم از کم مڈل تک اور جو مڈل تک تعلیم دلوا سکتے ہیں۔ وہ کم از کم انٹرنس تک اور جو انٹرنس تک پڑھا سکتے ہیں۔ وہ اپنے لڑکوں کو کالج میں تعلیم دلوائیں۔ اور انہیں کم از کم بی۔ اے کرائیں۔"

پھر حضور جماعت کے سو فی صدی تعلیم یافتہ ہونے کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ہم تبلیغی جماعت ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم سو فیصدی تعلیم یافتہ ہوں۔ اور اگر کوئی قوم سو فی صدی تعلیم یافتہ ہونا چاہے۔ تو اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ اس کی کل تعداد کا چھ فی صدی ہر وقت سکولوں اور کالجوں میں ہو۔ اس وقت پنجاب میں ہماری تعداد اڑھائی لاکھ کے قریب ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ پنجاب میں پندرہ ہزار لڑکا ہمارا ہائی سکولوں تک جانا چاہیئے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ پندرہ بیس سال کے اندر اندر تمام جماعت تعلیم یافتہ ہو جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر سال ہمارے ڈیڑھ دو ہزار لڑکے میٹرک پاس کریں۔"

"پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ پندرہ بیس سال کے بعد ہمارا ہر فرد تعلیم یافتہ ہو بلکہ اچھا تعلیم یافتہ ہو۔ اگر ہر سال ڈیڑھ دو ہزار طالب علم انٹرنس پاس کریں۔ اور ان میں سے اکثر حصہ کالجوں میں داخل ہو جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ چار سال کے بعد جماعت کو ایک ہزار بی۔ اے پاس نوجوان مل جائیں گے۔ اگر اس معیار پر جو میں نے پیش کیا ہے۔ جماعت پورا اترنے کی کوشش کرے۔ اور جو سکیم میں نے پیش کی ہے۔ اس پر عمل کرنے لگ جائے۔ تو کوئی قوم ایسی نہیں جو کسی رنگ میں بھی ہمارے مقابل پر آسکے۔ اگر جماعت کوشش کرے۔ تو یہ بات کوئی مشکل نہیں۔ کیونکہ کسی قوم کی تنظیم ایسی نہیں۔ جیسی ہماری جماعت کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو وہ مقام عطا کیا ہے۔ جو دوسری جماعتوں کو حاصل نہیں۔ اس لئے اگر جماعت اس بات کی طرف توجہ کرے۔ تو وہ اس سکیم پر آسانی سے عمل پیرا ہو سکتی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسی خطبہ کے شروع میں تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ کرنے کو تکمیل ایمان کا موجب قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ علم ہی سے حقیقی معرفت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر سچا ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور علم ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسانی پیدائش کی غرض پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "جس طرح انسانی جسم کے لئے ایک گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بغیر کئی دیواروں اور چھتوں کے مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسانی روح کی حفاظت اور دین کے قیام کے لئے بھی ایسے مکانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی کئی دیواریں ہوں۔ چھتیں۔ کھڑکیاں اور روشندان ہوں۔"

اس سلسلہ میں حضور تعلیم یافتہ لوگوں کے متعلق اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا تجربہ ہے اور میں نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ جن لوگوں نے دنیوی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ عام طور پر دینی امور میں بھی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیونکہ تعلیم کی وجہ سے ان کے افکار میں تنوع پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک بات کو وہ بنظر غائر دیکھتے ہیں۔ جو شخص پڑھا لکھا ہو۔ وہ بوجہ سلسلہ کی کتب پڑھنے کے اور اخبار کے مطالعہ کے دینی معلومات زیادہ رکھتا ہے۔ اسے آسانی سے قرآن مجید پڑھنے اور نئے نئے سوالوں کا جواب سوچنے کا موقع مل سکتا ہے۔ اور پڑھے لکھے لوگ عام طور پر دین میں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ پھر دنیوی لحاظ سے قومی ترقی بھی تعلیم سے وابستہ ہے۔ ملک کے تمام کام سیاست کے تمام کام۔ قوم کے تمام کام تعلیم سے وابستہ ہیں۔"

آج دنیا میں تعلیم یافتہ ممالک پیش پیش نظر آتے ہیں۔ ان کا ہر فرد نہایت آسودہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ مگر ایسے ممالک جن میں تعلیم کا رواج کم ہے۔ جیسے ہمارا ملک ہندوستان۔ اس کا ہر فرد بڑی مشکل سے زندگی کے دن کاٹتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت ہر قسم کی ترقی علم سے وابستہ ہے۔ جیسی ہماری زمین ہے۔ ویسی انگلستان۔ جرمنی امریکہ اور دیگر ممالک کی زمین ہے۔ لیکن جس رنگ میں وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم نہیں اٹھاتے اور نہ ہی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان ممالک کا زمیندار نہایت آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن ہمارا زمیندار سوکھی روٹی کھاتا ہے۔ اور نہایت تنگی سے دن بسر کرتا ہے۔ اگر اس کے پاس کرتہ ہے تو تہ بند نہیں اگر تہ بند ہے تو کرتہ نہیں۔"

تعلیم یافتہ انسان کوئی بھی کام شروع کرے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ ترقی کا میدان اس کے لئے کھلا ہوتا ہے۔ اور اپنے مطالعہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے کام کو بڑھا سکتا ہے۔ علم تو ایک جسم کا ذریعہ ہے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ تمام احباب جماعت اس طرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلانے کی کوشش کریں۔ اب تو اور بھی آسانی ہو گئی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے ایسے سامان ہو چکے ہیں۔ کہ اپنا کالج ہے۔ اس میں تمام بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا اپنا کالج کھل گیا ہے جہاں طلباء کو ہر قسم کی سہولت میسر آسکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انکی دینی حالت کی بھی بہت اصلاح ہو سکتی ہے اب ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ کالج میں کثرت سے طلباء آئیں۔ اگر کالج میں پروفیسروں کی کمی ہو۔ تو انکی تعداد بڑھائی جا سکتی ہے۔ خالصہ کالج میں اس وقت تیرہ سو کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔ اگر یہاں بھی اتنی تعداد ہو جائے۔ تو باہر کے کالجوں کے لڑکوں کی اصلاح بہت آسانی سے ہو سکتی ہے کیونکہ

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

کالج کے لڑکے کالج کے لڑکوں سے بہت حد تک اثر قبول کرتے ہیں۔"

"اب موقعہ آچکا ہے۔ اور دوستوں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ طالب علم تعلیم الاسلام کالج میں پڑھنے کے لئے بھیجیں۔ اگر زیادہ تعداد میں طالب علم پڑھنے کے لئے نہ آئیں۔ تو وہ غرض جس کے لئے کالج کھولا گیا تھا۔ پوری نہیں ہو سکتی اور کالج کا کھولنا بالکل بے فائدہ اور عبث ہو جاتا ہے۔ اس لئے اب ضرورت ہے اس بات کی کہ زیادہ سے زیادہ طالب علم ہمارے ہائی سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ اور اس کے بعد کالج میں داخل ہوں۔"

غرض حضور کی سکیم کے مطابق تمام احمدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اس طریق پر نہ صرف ہماری دنیوی حالت سدھر جائیگی۔ بلکہ دینی قابلیت اور ایمان میں بھی نمایاں ترقی ہوگی اور اس طرح احمدیت کے لئے ایک مفید وجود ثابت ہو اور اپنے علم سے دوسرے لوگوں کے لئے ایک نیا رستہ صاف کرے گا۔

دیہات میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے تعاون باہمی کے ساتھ زمینداروں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی از حد ضرورت ہے۔ اس بارہ میں حضور نے فرمایا:۔

"اسی طرح زمینداروں کو اعلیٰ تعلیم دلائی جائے۔ تاکہ وہ غیر ملکوں کے زراعت سے

قادیان پہنچنے کے لئے گاڑیاں

پہلی گاڑی

امرتسر روانگی	۱۱—۳۵	قبل دوپہر	امرتسر میں بمبئی ایکسپریس از پشاور، فرنٹیئر میل از بمبئی براستہ دہلی، بمبئی ایکسپریس براستہ کلکتہ اور دہرہ دون ایکسپریس سے میل ہے۔
آمد قادیان	۱—۴۵		

دوسری گاڑی

لاہور روانگی	۱۱—۳۰	قبل دوپہر	امرتسر میں کلکتہ پنجاب میل از ہوڑہ سے میل ہے۔
امرتسر ”	۱—۳۰		
بٹالہ آمد	۲—۳۰		
بٹالہ روانگی	۵—۰	گاڑی تبدیل ہوتی ہے	
قادیان آمد	۵—۳۰		

تیسری گاڑی

لاہور روانگی	۶—۳۰	شام	لاہور میں کراچی میل اور سندھ ایکسپریس نیز امرتسر میں ہوڑہ ایکسپریس از ہوڑہ اور بمبئی ایکسپریس از بمبئی سے میل ہے۔
امرتسر روانگی	۸—۴۲		
بٹالہ آمد	۹—۴۵		
بٹالہ روانگی	۱۰—۰	گاڑی تبدیل ہوتی ہے	
قادیان آمد	۱۰—۳۰		

واپسی کے لئے گاڑیاں

پہلی گاڑی

قادیان روانگی	۵—۴۵	صبح	امرتسر میں بمبئی ایکسپریس برائے دہلی بمبئی۔ ہوڑہ ایکسپریس برائے بنگال، فرنٹیئر میل برائے پشاور سے میل ہے۔ سندھ کی طرف جانے کے لئے امرتسر سے فرنٹیئر میل (دلی بنگلہ سکینڈ کلاس کا ٹکٹ ہو) پر لاہور پہنچ کر ۹—۳۰ کی کراچی میل پر سوار ہو سکتے ہیں۔
امرتسر آمد	۷—۲۵		

دوسری گاڑی

قادیان روانگی	۲—۴۵	بعد دوپہر	امرتسر میں فرنٹیئر میل برائے بمبئی اور بمبئی ایکسپریس برائے پشاور سے میل ہے
بٹالہ آمد	۳—۱۵	گاڑی تبدیل ہوگی	
بٹالہ روانگی	۳—۵۱		
امرتسر آمد	۴—۵۵		
لاہور آمد	۷—۰	شام	

تیسری گاڑی

قادیان روانگی	۶—۵۰	بعد مغرب	امرتسر میں فرنٹیئر میل برائے دہلی بمبئی سے میل ہے۔
بٹالہ آمد	۷—۲۰	گاڑی تبدیل ہوگی	
بٹالہ روانگی	۷—۳۵		
امرتسر آمد	۸—۳۵		
لاہور آمد	۱۰—۱۵		

نوٹ:۔ احباب ٹکٹ لیتے وقت قادیان کا ٹکٹ لینے پر اصرار فرمائیں۔ کیونکہ بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر بھیڑ کی وجہ سے ٹکٹ حاصل کرنا بعض دفعہ دشوار ہوگا۔ سامان کی حفاظت کے لئے احباب اپنے سامان پر نام اور مکمل پتہ کے لیبل چسپاں فرمائیں۔

خاکسار محبوب عالم خالد ناظم استقبال

جلسہ سالانہ کے ایام میں تانگوں کے ریٹ

الفضل مجریہ ۸ دسمبر میں مابین ریلوے سٹیشن دارالرحمت وشہر کے لئے تانگہ کا ریٹ دو روپیہ شائع ہو گیا ہے۔ دراصل اس کے لئے ایک روپیہ مقرر ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(خاکسار۔ محبوب عالم خالد ناظم استقبال)

اصول کے متعلق علم حاصل کرسکیں۔ ابھی تک ہندوستان میں گورنمنٹ کی طرف سے دیہات میں اعلیٰ تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہوا...... اس لئے میرے نزدیک ایک تجویز یہ ہے۔ کہ دیہات میں تعاون باہمی کیا جائے۔ جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندے جمع کرتی ہے۔ اسی طرح ہر گاؤں میں اس کے لئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکیوں کو وظیفہ دیا جائے۔ اس طرح کوشش کی جائے۔ کہ ہر گاؤں میں سے دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں۔ جب یہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں گے۔ تو دوسرے لوگوں کے سامنے ایک نمونہ ہوگا۔ وہ کوشش کریں گے۔ کہ ان کے بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں“۔

الغرض حضرت اقدس نے جماعت کے سامنے تعلیم کے فوائد اور اس کے حصول کی مفصل سکیم پیش فرمادی۔ اب جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس پر عمل کرکے فوائد حاصل کرے۔

خاکسار محمد حفیظ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ

کاروبار میں ترقی کرنے کی ایک سکیم!

یہ سکیم ہمیں ایک احمدی دوست کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ جو کہ تجارت سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں کے لئے کافی عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اخبار میں شائع کرائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق دفتر ناظم تحریک جدید قادیان سے خط و کتابت کی جائے۔

خاکسار خواجہ عبد الکریم ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

خاکسار عرصہ سے اس جگہ مقیم ہے۔ اور اب بحیثیت ٹھیکیدار کام کر رہا ہے۔ اس سے قبل میرا دوکانداری و دیگر تجارتی لائن میں کام رہا ہے۔ میرا ناچیز خیال ہے کہ اگر سرمایہ دار اچھے کام کرنے والے مل جائیں۔ تو مندرجہ ذیل کام یہاں اچھے پیمانہ پر چل سکتے ہیں۔

زمین۔ اس وقت تک نہری زمین تو سب اٹھ چکی ہے۔ لیکن بارانی مختلف علاقوں میں ہزارہا ایکڑ خالی پڑی ہے۔ چند سال ہوئے ایک صاحب کی وساطت سے آبادکاری کا کام شروع ہوا تھا۔ لیکن بوجہ ناتجربہ کاری غلط تخمینے اور آبادکاروں کا آپس میں تعاون نہ ہونا۔ اور اس وقت کے حکام کی متعصبانہ ذہنیت سے آبادکار نقصان اٹھا کر چلے گئے۔ دو سال پہلی صحرائی جانور بہت نقصان کرتے ہیں۔ لیکن اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ آبادکار منتظم ہوں۔ پڑھے لکھے زمیندار زمین کے علاوہ جنگل کی ٹھیکیداری اور دیگر کام بھی کر سکتے ہیں اور زمین بھی بہت آسانی سے مل سکتی ہے۔ اگر پہلے کا کوئی آباد کھاتہ نہ ہو۔ تو پہلے تین سال کوئی لگان نہیں۔ چوتھے سال ۱/۴ لگان پانچویں سال ۱/۲ لگان۔ چھٹے سال ۳/۴ لگان۔ اور ساتویں سال پورا لگان۔ لگان ۱/۲ ۱ — ۱ — ۱/۲ — /۲ فی ایکڑ ہے

جنگل کی پیداوار۔ جو یہاں پر موصلی شہد، موم، ہرڑ، بہیڑہ، آملہ، املی، املتاس ودیگر کئی قسم کی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی مارکیٹ بمبئی ہے اور چند ایک کی دہلی پنجاب میں بھی اس کام کی گنجائش ہے۔ بشرطیکہ کوئی یہ کام کرنے والا ہو۔

(ب) لکڑی عمارتی و سوختنی۔ بانس۔ کیونکہ یہاں بہت کام ہوتا ہے۔

اجناس کی تجارت۔ اس جگہ عموماً دو منڈیاں ہیں جہاں سے اجناس باہر دیگر ممالک کو روانہ کی جاتی ہیں۔ یہاں سے عموماً سور، چنے، گیہوں وغیرہ باہر جاتا ہے۔ ان کے علاوہ مونگ پھلی، تلی، جتنا کو بھی کافی ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو اگر خاص خاص علاقوں میں بھیجا جائے تو کافی نفع کی گنجائش ہے۔

سائیکل وموٹر۔ ریپئرنگ کے کام کی خاص طور پر اس جگہ کافی گنجائش ہے۔ خصوصاً کا کوئی قابل ذکر کارخانہ نہیں۔ اگر اچھے پیمانہ پر ایک کارخانہ کھولا جائے تو انشاء اللہ کافی خوب چل نکلے گا۔

بیکری کی کوئی ایسی اچھی دوکان نہیں جس میں کیک، بسکٹ، بریڈ وغیرہ عمدہ اور صاف اور صحیح اجناس کی مل سکیں۔

دارالامان کی مصنوعات۔ ہندوستان کی چیدہ چیدہ مصنوعات و دیگر کارخانوں کی ایجنسیوں پر مشتمل ایک دکان اچھے پیمانہ پر چل سکتی ہے۔ یہ چند باتیں بطور نمونہ پیش ہیں۔ اگر کوئی صاحب کام کرنا چاہیں۔ تو وہ خود تشریف لاکر اپنا محل العمل کر کے کام شروع کریں۔

— اگر کچھ اور واقفیت کی ضرورت ہوگی۔ تو میری خدمات حاضر ہیں۔ انشاء اللہ مفید مشیر ثابت ہوں گا۔ — ناظم تجارت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کے متعلق ایک ٹھوس مگر آسان تجویز

انصار اللہ توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی تبلیغ کے متعلق اس وقت تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی لاجواب تصنیف "تبلیغ ہدایت" کو نمایاں اور خاص امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔ جس عمدگی۔ جس خوبی اور جس حسن ترتیب کے ساتھ حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت۔ مہدویت اور نبوت کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اگر کوئی شخص نیک فطرت رکھتا ہو۔ اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو اور پھر غور کے ساتھ اس کتاب کو پڑھے۔ تو ناممکن ہے کہ اس کے قلب پر اثر نہ ہو۔ حضور پر نور کے دعوے کے متعلق جس قدر اعتراضات وشبہات عموماً لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا ازالہ ایسے روشن اور صاف دلائل کے ساتھ اس کتاب میں کیا گیا ہے کہ ہر دلیل دل میں کھبتی چلی جاتی ہے پھر عبارت اس قدر آسان سہل اور عام فہم ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی بآسانی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اپنی ان گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی ہے کہ اب اس کا چوتھا ایڈیشن ترمیم و تصحیح کے بعد بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

جمیع ممبران مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس کی اشاعت میں پوری سرگرمی سے حصہ لیں اور جیسا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے الفضل میں تحریک فرمائی ہے کہ:۔

"یہ نہایت مفید تبلیغی کتاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ذی علم اور روشن خیال مسلمانوں تک پہنچائی جائے"

اگر اس مقصد کے حصول کے لئے احباب کرام حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی مندرجہ ذیل تجویز کو عملی جامہ پہنائیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نتائج نہایت ہی خوشگوار اور مسرور کن نکلیں گے۔ اور وہ تجویز یہ ہے کہ ہر ایک ممبر انصار اللہ کم از کم اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید کر پہلے خود پڑھے اور اس کے بعد اپنے حلقہ احباب برادری یا اہل محلہ میں سے جو لکھے پڑھے ہوں ان میں سے پہلے ایک شخص کو پڑھنے کو دے اور ساتھ ہی تحریک بھی کرے کہ وہ اس کا خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرے۔ اور وہ ممبر انصار اللہ اس کے لئے دعا بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ زیر تبلیغ شخص کا سینہ کھول دے اور صداقت کی طرف اس کی رہنمائی فرمائے۔ جب پہلا شخص پڑھ لے تو پھر اس سے کتاب لے کر دوسرے کو۔ پھر تیسرے کو۔ پھر چوتھے کو۔ اسی طرح سال بھر میں کم از کم دس بارہ افراد کو ضرور پڑھائی جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر حضرت مولوی صاحب کی اس نہایت ہی مؤثر اور مفید تجویز پر پوری مستعدی سے عمل کیا گیا تو یہ ایک ٹھوس تبلیغی کام ہوگا۔

اگر ایک سال میں زیادہ نہیں کم از کم پانچ ہزار انصار بھی اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ سال بھر میں کم از کم پچاس ساٹھ ہزار آدمیوں کو احمدیت کی ٹھوس تبلیغ کر دی گئی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب انسان تنہائی میں خالی الذہن ہو کر کتاب پڑھے گا۔ تو اس کا دل اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا زبانی تبلیغ بھی اچھی ہے۔ مگر اس رنگ کی تبلیغ اس سے بھی کہیں زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

امید ہے احباب کرام اس مبارک تجویز کو جہاں تک ان کے امکان میں ہوگا عمل میں لا کر عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں گے

کتاب کی لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ اور حجم ۳۲۰ صفحات ہونے پر بھی عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست آسانی سے خرید سکیں۔

زعماء انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اس کی خریداری اور پھر دوسروں تک اسے پہنچانے کیلئے اپنے اپنے حلقہ کے جمیع انصار میں تحریک فرما کر اپنی مساعی کے نتائج سے دفتر مرکزیہ کو بھی اطلاع دیں۔ (فتح محمد سیال قائد تبلیغ مرکزی انصار اللہ قادیان)

"تبلیغ رسالت" کا تازہ ایڈیشن اور خدام کا فرض

صاحبزادہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو سلسلہ احمدیہ کے مصنفین میں وہ بلند مقام حاصل ہے۔ جو کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ کا روحانیت سے مملو طرز تحریر۔ آپ کا نہایت ہی مدلل اسلوب بیان اور آپ جیسے ماہر نفسیات کا قلم غیروں سے بھی خراج تحسین حاصل کرتا ہے۔ آپ کی اولین تصانیف میں سے مشہور کتاب "تبلیغ رسالت" اس سے قبل تین دفعہ چھپ کر ختم ہو چکی ہے۔ یہ کتاب تبلیغ احمدیت کا نہایت مؤثر حربہ ہے۔ احمدی نوجوان اس سے بہت مفید کام لے سکتے ہیں۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ جسے حضرت صاحبزادہ صاحب زاد لطفہ نے پھر ایک بار دیکھ کر اس کے انداز بیان کی شستگی اور پختگی میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ایک خادم اس کتاب کو خود پڑھے۔ اس کے مطالب کو ذہن نشین کرے۔ اور اسے اپنے لئے معلم تبلیغ بنائے۔ وہاں غیروں میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت بھی کرے۔ اگر ہر خادم ایک نسخہ خرید کر ہر ماہ ایک نئے غیر احمدی دوست کو اسے پڑھنے کے لئے دینے کا تہیہ کر لے۔ تو سال کے اختتام تک ہر خادم کے ذریعہ بارہ اشخاص تک نہایت کامیابی سے پیغام احمدیت پہنچ سکتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ خدام اس طرف پوری توجہ کریں گے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقع پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور دوسروں میں وسیع ترین تبلیغ کا ذریعہ بن سکینگے۔ والسلام (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حکومت کشمیر کی توجہ کیلئے

قادیان ۱۲ دسمبر

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی صاحب ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسجد احمدیہ سرینگر کے پاس سنیما ہال بنانے کی اجازت جو حکومت کشمیر کیطرف سے دی گئی ہے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور بالاتفاق قرار پایا کہ حکومت کشمیر کو توجہ دلائی جائے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور مسجد کے تقدس و احترام کو ملحوظ رکھ کر سنیما ہال کیلئے جانے کی اجازت منسوخ کر دے۔

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کر کے نظارت ہذا سے اس کی منظوری حاصل کر لیں۔ اور ہر مہینے اس کے حسابات کی پڑتال کرا کے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعتیں اس طرف توجہ کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے بطور یاد دہانی ایسی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی جماعت میں آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی جلد از جلد عمل میں لائی جائے

یہ ہدایت قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہے کہ منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ لیکن اس پر پورے طور پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ آڈیٹر صاحبان اس طرف خاص طور پر توجہ کریں (ناظر بیت المال)

درخواست دعاء

میرے والد بزرگوار حضرت حافظ نور محمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے ہیں۔ کئی روز سے سخت بیمار ہیں۔ اور بے حد کمزور ہو چکے ہیں۔ آپ نے قریباً ۲۵۔۳۰ سال سے اپنی زندگی لوگوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے وقف کر رکھی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے کلام پاک کی خدمت کا مزید موقع دے۔

خاکسار :۔ رحمت اللہ شاکر دفتر الفضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

حیدرآباد دکن ۱۲ ردسمبر۔ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کا ۱۸واں اجلاس ۲۸ ردسمبر کو حیدرآباد دکن میں منعقد ہوگا۔ جو تین دن تک رہیگا۔

حیدرآباد دکن ۱۲ ردسمبر۔ آج نواب صاحب چھتاری نے ریاست حیدرآباد کے آئندہ پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ اٹھارہ سال میں ریاست کی علمی صنعتی اور زراعتی ترقیات کی طرف خاص توجہ دی جائیگی۔ اس مقصد کے پیش نظر ۳ ارب سینتالیس کروڑ روپیہ صرف کیا جائیگا۔

دہلی ۱۲ ردسمبر۔ حکومت ہند نے صوبہ مدراس کے لئے برما سے چاولوں کے تین جہاز منگانے کا انتظام کیا ہے۔ پہلا جہاز ۸ ہزار ٹن چاول لے کر پہنچ گیا ہے۔

کراچی ۱۲ ردسمبر۔ سر چارڈ کی زیر قیادت عرصہ چھ ماہ سے جو صنعتی کمشن ہندوستان کی صنعتی [illegible] کر رہا تھا۔ آج وہ واپس برطانیہ جا رہا ہے۔ سر چارڈ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ہمارا یہ دورہ ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات [illegible] ہوگا۔ اور دونوں ملکوں کی ترقی اور بہبودی میں ممد ہوگا۔

بٹاویہ ۱۲ ردسمبر۔ کل اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل ڈیمپسی نے اعلیٰ ڈچ کمانڈر خانی مک سے ملاقات کی۔ جنرل کرسٹیسن بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ عنقریب ڈچ کمانڈر حکومت ہالینڈ سے گفتگو کرنے کے لئے ہالینڈ روانہ ہو جائینگے۔

لنڈن ۱۲ ردسمبر۔ مسٹر نوئل بیکر سیکرٹری آف سٹیٹ نے کل دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ امید ہے۔ کہ ڈچ گورنمنٹ کمانڈر خان مک کو انڈونیشین سے سمجھوتہ کرنے کی اجازت دے دیگی۔

کلکتہ ۱۲ ردسمبر۔ آج صبح کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔ جس میں صوبہ مدراس، بہار، اڑلیہ اور سی۔پی کے انتخابات کو زیر بحث لایا گیا۔

واشنگٹن ۱۱ ردسمبر۔ امریکن وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بیان کیا۔ کہ ایران سے تمام غیر ملکی افواج یکم جنوری ۱۹۴۶ء تک ہٹا لینے کی جو تجویز امریکہ نے برطانیہ کو بھیجی تھی۔ اس کا ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

قاہرہ ۱۱ ردسمبر۔ جامعہ ازہر کے نائب الشیخ محمد الشنادی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ حکومت مصر نے جامعہ کے علماء کی مجلس عالیہ سے مشورہ کئے بغیر معیاد جامعہ کی ایک دفعہ کو بدل ڈالا تھا۔ الشیخ نے اس اقدام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ اصل دفعہ یہ تھی۔ کہ شیخ جامعہ کا انتخاب لازمی طور پر ارکان مجلس عالیہ میں سے ہونا چاہیئے۔ ترمیم کی رو سے یہ اختیار حکومت کو مل گیا ہے۔ کہ وہ جسے چاہے۔ اس منصب پر مقرر کردے۔

پٹنہ ۱۱ ردسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے بہار پراونشل مسلم لیگ کو ایک روزنامہ جاری کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ ردسمبر۔ ڈیلی میل کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ نقاب پوش دہشت انگیزوں کی ایسی جماعتیں موجود ہیں۔ جو پولینڈ کے اسی ہزار باقیماندہ یہودیوں کو زندہ نہ چھوڑنے کا عہد کر چکی ہیں۔ یہ جماعتیں مشین گنوں سے مسلح ہیں۔

چنگکنگ ۱۱ ردسمبر۔ برطانوی فوجی وفد کے رئیس میجر جنرل ای۔سی بیبنر نے اخباری نمائندوں سے بیان کیا۔ کہ چین میں جو برطانوی فوج موجود ہے۔ اس کا بیشتر حصہ بہت جلد برطانیہ واپس آجائیگا۔

لال قلعہ دہلی ۱۱ ردسمبر۔ آج آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے مقدمہ میں شہادت صفائی دیتے ہوئے مسٹر ایس۔اے آئر نے انکشاف کیا۔ کہ آزاد ہند حکومت نے ۱۹۴۳ء کے قحط کے موقعہ پر بنگال کے قحط زدگان کے لئے حکومت ہند کو ایک لاکھ ٹن چاول کی پیشکش کی تھی۔ لیکن یہ پیشکش منظور کر دی۔ گواہ نے مزید بتایا۔ کہ جب جاپانیوں نے رنگون پر قبضہ کیا تھا۔ تو تقریباً دس ہزار ہندوستانی قتل ہوگئے تھے۔

لنڈن ۱۱ ردسمبر۔ لارڈ سموئیل جسے فلسطین کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ نے آج دارالامراء میں بحث کے دوران میں فلسطین کے متعلق اپنا یہ حل پیش کیا۔ کہ فلسطین کی گتھی سلجھانے کے لئے یہ خیال بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ کہ یورپ کے جمہوری نظام فلسطین پر منطبق کرنے ضروری ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس ملک کا چند سال ٹرسٹی شپ کے ماتحت رہنا ضروری ہے۔ فلسطین کے لئے کوئی ایسا آئین تجویز نہیں کرنا چاہیئے۔ جو یہودیوں اور عربوں میں سے کسی کو دوسرے کے ماتحت اقلیت کی پوزیشن میں رکھدے۔

سرہند ۱۱ ردسمبر۔ دربار پٹیالہ نے ایک خاص حکم کے ذریعے فتح گڑھ شہر کی از سر نو تعمیر کے لئے متعلقہ زمینوں پر پٹیالہ لینڈ ایکوپیشن ایکٹ کے ماتحت قبضہ کے لئے فوری احکام جاری کر دیئے ہیں۔ یہ نیا شہر سرہند کے تاریخی کھنڈرات پر آباد ہوگا۔

عمان ۱۱ ردسمبر۔ عراق اور شرق اردن کے الحاق کے بارے میں جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ نہایت اچھے مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ تھوڑے دنوں تک [illegible] کے الحاق کا اعلان کر دیا جائیگا۔

لاہور ۱۱ ردسمبر۔ کانگرس اور اکالی پارٹی کے درمیان سمجھوتے کی جو گفت و شنید پچھلے کئی روز سے ہو رہی تھی۔ وہ ناکام ہوگئی ہے۔ مولوی داؤد غزنوی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگرس اب پنجاب اسمبلی کی سکھ نشستوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کریگی۔

نئی دہلی ۱۱ ردسمبر۔ آل انڈیا ستیارتھ پرکاش ڈیفنس کمیٹی کی میٹنگ زیر صدارت مسٹر گھنشام داس گپتا منعقد ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ انتخابات کے خاتمہ تک ستیہ آگرہ کو ملتوی کر دیا جائے۔

بٹاویہ ۱۱ ردسمبر۔ ایک ہزار برطانوی اور ہندوستانی فوجی جو سورابایا کے علاقہ میں سرگرم عمل تھے۔ بٹاویہ کی بندرگاہ ٹانڈوجونگ پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ فوجی پانچویں ہندوستانی ڈویژن کے ہیں۔

بٹاویہ ۱۱ ردسمبر۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے اعلان کیا ہے۔ کہ انڈونیشیا کی تمام افراتفری کا ذمہ وار برطانیہ ہے۔ اگر اتحادیوں نے انڈونیشیا میں وسیع پیمانے پر کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

کراچی ۱۱ ردسمبر۔ سندھ سے مرکزی اسمبلی کے امیدوار مسٹر یوسف ہارون (مسلم لیگ) بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے۔

لنڈن ۱۱ ردسمبر۔ چنگکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی فوج کا ایک ڈویژن جزائر جاپان میں شروع ۱۹۴۶ء میں داخل ہو جائیگا۔ روس اپنی فوج جزیرہ ہکائیڈو میں اپنے ہی زیر اہتمام رکھنا چاہتا ہے۔ جنرل میکارتھر کی قیادت میں دینے کو تیار نہیں۔

کلکتہ ۱۱ ردسمبر۔ آج کانگرس کی مجلس عاملہ نے اپنا انتخابی منشور شائع کر دیا۔ اس میں آزادی ملک کو سب سے مقدم بتایا گیا ہے۔ ملک کے لئے فیڈرل آئین کی سفارش کی گئی ہے۔ جس میں اقلیتوں کو آزادی حاصل ہوگی۔ تمام بالغوں کے لئے رائے دہندگی کے حق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ صنعتوں پر حکومت کے قبضہ کی سفارش کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۱ ردسمبر۔ اخبار "ابزرور" رقمطراز ہے۔ کہ پارلیمنٹ کا نمائندہ وفد اپنی توجہ ہندوستان کے صرف سیاسی معاملات کی طرف ہی نہ رکھے۔ بلکہ اقتصادی حالات خاص توجہ کے مستحق ہیں۔ اس وقت ہندوستان کے ۲۴ لاکھ سپاہیوں کو خوراک مہیا کرنے کا سوال نہایت اہم ہے۔

واشنگٹن ۱۱ ردسمبر۔ حکومت امریکہ کے ایک ترجمان نے گذشتہ رات کہا۔ کہ روس کو تین بڑی طاقتوں کے معاہدے کے مطابق ایران میں مارچ تک فوجیں رکھنے کا حق ہے۔

سڈنی ۱۱ ردسمبر۔ ہڑتالوں نے تمام آسٹریلیا کی صنعت کو مفلوج کر دیا ہے۔ اس وقت پینتیس ہزار مزدوروں کارکنوں اور ملاحوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ۵ لاکھ مزدور اور بیکار ہو جائینگے۔ کیونکہ مختلف صنعتوں کو نہ کوئلہ مل سکے گا۔ اور نہ بجلی۔

بٹاویہ ۱۲ ردسمبر۔ بنڈونگ کے علاقہ میں انڈونیشین چھپ چھپ کر گولیاں چلا رہے ہیں۔

طہران ۱۲ ردسمبر۔ ایران کا برطانوی سفیر ماسکو جا رہا ہے۔ تاکہ ملک کی موجودہ الجھن کو وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں پیش کرے۔

طہران ۱۱ ردسمبر۔ آج ایران کے وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ تینوں اتحادی ممالک ایران سے اپنی فوجیں ہٹا لیں۔ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ اتحادی اور دوسرے ممالک کو ایران میں اپنی فوجیں رکھنے کی ضرورت نہیں۔ تا ایرانی گورنمنٹ اپنے داخلی معاملات میں کامل خود مختاری اور آزادی سے اصلاح کر سکے۔